صبا احمد

حساب دان

ایک ذہین اور مشہور حساب داں کا قصہ
جس نے مرتے مرتے قاتل کی نشان دہی
عجب طور سے کی۔

صورت حال سخت احمقانہ تھی اور میں ابھی کرسی پر بیٹھ کر اس کی ساری باتوں کو سننے پر مجبور تھا۔ خوف مجھے بلڈنگ کے دیگر مکینوں کا تھا جو عام شریف آدمیوں کی طرح رات کے گیارہ بجے کسی وحشت زدہ اور دیوانگی کی حد تک جذباتی بیوی کی بے ربط تقریر ٹی وی پر بھی سننے کے عادی نہیں تھے اور سو جانے کو ترجیح دیتے تھے اور جو میرے آفس سے برآمد ہونے والی نسوانی آوازوں کی دلکشی سے قطع نظر کسی بھی شبہے میں مبتلا ہو کر مجھے بلڈنگ سے دھکے دے کر نکال بھی سکتے تھے۔

روایتی جاسوس کی حیثیت سے مجھے بھی اپنا یہ انجام کچھ زیادہ خوشگوار اور قابل قبول معلوم نہ ہوتا تھا مگر وہ اپنی آواز کی طرح اور اس کی آواز خود اسی طرح حسین تھی چنانچہ میں ڈر بھی رہا تھا اور سن بھی رہا تھا۔ "خدا کیلئے" میں نے بڑی ہمت کر کے کہا۔ "آہستہ بولو۔ میری سماعت کی صلاحیت تو بالکل درست ہے مگر ارد گرد ظالم سماج سویا پڑا ہے۔ محاورتاً سوئے ہوئے کتے کو سونے دو۔"

"مسٹر رابرٹ۔" اس نے اپنی آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ "آپ کو میری

پریشانی کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ آج ہی تو میری شادی ہوئی تھی اور شادی کے فوراً بعد میں تقریباً بیوہ ہوگئی ہوں۔ میرا شوہر غائب ہوگیا ہے۔ ادھر ہمارے حجلۂ عروسی والے اپارٹمنٹ سے میرے شوہر کے چچا کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب پولیس میرے شوہر کو قاتل سمجھ کر اسے گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ وہ قاتل نہیں ہے مسٹر رابرٹ۔ جمی کو میں تین سال سے جانتی ہوں۔ وہ سب کچھ کرسکتا ہے مگر کسی کو قتل کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور وہ بھی اپنے ہی چچا کو۔ ناممکن۔" اسکی دلکش آواز بھرائی ہوئی تھی، وہ سراپا دلہن تھی اور اب تک اپنے سفید لباس عروسی میں ملبوس تھی۔ یہ ٹھیک ہی کہا جاتا ہے کہ بدصورت سے بدصورت لڑکی بھی دلہن بن کر حسین لگتی ہے۔ وہ تو واقعی حسین تھی۔ مگر اس کی اڑی اڑی سی رنگت اور کھلے کھلے گیسو اسکی رات کا نہیں دن کے اجالے کی گڑبڑ کا فسانہ کہہ رہے تھے۔

شادی کے بعد عملی زندگی کا آزمائشی دور تو شروع ہوتا ہے اور بقول شاعر عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی ـــــــ زندگی بننے والی بات تو کثرتِ اولاد سے ثابت ہوجاتی ہے۔ جنت اور جہنم مجھے ہر گھر میں دکھائی دیتے ہیں مگر یہ تو ون وے ٹریفک چل پڑی تھی۔ کسی دلہن پر اتنی جلدی کوئی مشکل پڑتی میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اور وہ بھی بہ سبب دولہا۔

"گولی مارو.... میرا مطلب ہے مجھے ساری بات بتاؤ۔" میں نے کہا۔ "آخر کیوں اور کس وقت ہوئی تھی تمہاری شادی۔"

"ہماری شادی آج دوپہر کو ہوئی تھی۔" اس نے کہا۔ "کیوں کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ عام خیال تھا کہ ہم ہنی مون کے لئے پیرس جارہے تھے لیکن دراصل ہم نے ایک پورا ہفتہ اپارٹمنٹ میں ہی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا مگر ـــــ مگر جمی تو شام کو ہی غائب ہوگیا وہ بھی عین اپنے حجلۂ عروسی کے سامنے پہنچکر۔" اس پر رقت طاری ہوگئی۔ "میں خود اپنے پیروں پر چل کر اور پہنچی تو اسٹڈی میں اس کے چچا کی لاش پڑی تھی۔ وہ ایک میز کے سامنے بیٹھے تھے اور لگتا تھا ریاضی کا کوئی مشکل مسئلہ حل کر رہے ہیں۔ غالباً اسی محویت کا نتیجہ تھا کہ کسی نے بہت قریب سے ان کے سر میں گولی ماردی آپ شاید ان کو جانتے ہوں گے۔ ان کا نام فرینک تھا۔ فرینک ینگ۔ گو وہ خاصے بوڑھے آدمی تھے اور بے تکلف تو کسی سے نہ ہوتے تھے۔"

میں اپنی کرسی سے اچھل پڑا۔ میری ساری بیزاری اور نیند اچانک دلچسپی میں تبدیل ہوگئی۔ یہ خبر اس دلہن سے زیادہ سنسنی خیز تھی کہ دنیا کا سب سے بڑا ریاضی دان قتل ہوگیا ہے۔ "تمہارا مطلب ہے۔ فرینک ینگ کو گولی ماردی گئی ہے۔" میں نے تصور میں ایک اخبار کی سرخی پڑھی۔

"جی ہاں۔" اس نے کہا اور مجھے اپنے کانوں پر یقین آگیا۔ فرینک ینگ۔ وہ مشہور ریاضی دان جسے لوگ انسانی کمپیوٹر کہتے تھے۔ دلہن نے اسکی صحیح تعریف کی تھی۔

"مرنے سے قبل انہوں نے مجھے اور جمی کو بیس ہزار ڈالر کا چیک دیا تھا۔ شادی کے تحفے کے طور پر۔ جو میرے پاس ہے۔ مگر وہ قتل ہو چکے ہیں اور جمی نجانے کہاں غائب ہوگیا ہے۔ میں چاہتی ہوں جناب کہ آپ اصل قاتل کا پتہ چلائیں اور جمی کا بھی۔ یہ چیک زیادہ قیمت کا سہی مگر شوہر کا نعم البدل نہیں ہوسکتا نا۔" وہ بول رہی تھی اور میں ہندسوں کی دنیا کے اس مکین کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اب ہم میں نہیں رہا تھا۔

گھٹانا، بڑھانا، جمع کرنا، ضرب دینا اور تقسیم کرنا۔ یہی سب اسکی زندگی تھی، یہ ہندسے ہی اسکی کل کائنات تھے۔ اپنی اسی قابلیت کی بدولت وہ لاکھوں ڈالر کما لیتا تھا۔ وہ اپنے کسی پلان پر عمل درآمد کرنے کے لئے کسی بنک سے کچھ قرض لے لیتا تھا اور ریاضی کے ناقابل تردید اصولوں سے نفع ونقصان کی شرح کو قطعی طور پر متعین کرتے ہوئے اس رقم کو یوں استعمال کرتا تھا کہ منافع ایک ڈالر کم نہ ہوتا تھا زیادہ ہوسکتا تھا۔ معاشی محاذ پر مطمئن ہونے کے بعد وہ مکمل یکسوئی سے دوبارہ ریاضی کے بقیہ مسائل سے نبرد آزما ہوجاتا تھا۔

جمی اس کا بھتیجا تھا مگر اسے، ریاضی سے کوئی دلچسپی نہ تھی وہ صرف اپنے چچا کا اکاؤنٹ سنبھالتا تھا۔ اور چچا کی دولت کو چچا کے جاری کردہ احکامات اور قواعد وضوابط کے عین مطابق کاروبار میں لگاتا رہتا تھا اور اس میں اضافہ ہوتے دیکھتا رہتا تھا۔ فرینک ینگ کے دفتر میں جمی کے علاوہ اس کا سیکریٹری بھی تھا جس سے میں کبھی نہیں ملا تھا جو ٹیلی فون پر فرینک ینگ کی معروفیات کی اطلاع دیا کرتا تھا۔ کچھ سرزنش اور ملامت کے انداز میں کہ بے کار لوگوں کو اس معروف شخص کا وقت نہیں ضائع کرنا چاہیئے۔ جس کے ہر لمحے کا حساب ہو۔

"آنسو پونچھ ڈالو۔" میں نے اسے رومال دیتے ہوئے کہا۔ "اصل قاتل کا بھی پتہ چل جائے گا خواہ وہ جمی ہو۔ تم اطمینان سے پوری کہانی شروع سے آخر تک سناؤ۔ مگر ٹی وی والوں کی طرح نہیں کہ رونے کا مختصر وقفہ آجائے یا پھر خدانخواستہ ہسٹریا کے باعث انتظار زما پڑے۔ یا ریل آگے پیچھے چل جائے۔ یا کوئی فنی خرابی پیدا ہوجائے۔"

لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ خلاصہ کہانی کا وہی تھا جو وہ مجھے سنا چکی تھی۔

دولہا "میں ابھی آتا ہوں" کہہ کر چلا گیا تھا اور دلہن لفٹ کے ذریعے نویں منزل میں اس کے اپارٹمنٹ تک پہنچی تھی۔ چچا کی لاش کے علاوہ اس نے وہاں ایک میز پر پھولوں کا ایک بہت بڑا گلدستہ دیکھا جسے بھیجنے والے نے اس گلدستے کے ساتھ اپنے نام پتے کا کارڈ منسلک نہیں کیا تھا۔

"میں نے بلڈنگ کے چوکیدار کو بلالیا۔ چوکیدار نے پولیس کو بلالیا۔ پولیس نے مجھے بلالیا اور بے شمار سوالات کئے۔ اس نے شکایت آمیز لہجے میں کہا۔ "میں نے کوئی آواز نہیں سنی تھی۔ مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ

انکل فرینک اس اپارٹمنٹ میں ہیں۔ میں نے کسی فائرنگ کی آواز نہیں سنی۔ پولیس کو وہاں پر کوئی ریوالور نہیں ملا۔ جمی بھی غائب تھا لہٰذا انہوں نے اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قاتل وہی ہے جو مفرور ہے۔ میں آپ کے پاس آنے کے لئے سخت بے چین تھی مگر پولیس نے ہر طرف سے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ میں ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہاں تک پہنچی ہوں۔ آپ کو یہ سب کچھ بتانے کے لئے اور یہ چند چیزیں دینے کے لئے۔" اس نے ایک چھوٹا سا لفافہ میری طرف کھسکا دیا۔ "شاید یہ آپ کے کسی کام آسکے۔"

لفافے میں وہی بیس ہزار ڈالر کا چیک تھا جو مقتول فرینک ینگ نے اپنے بھتیجے جمی کو دیا تھا اس کے علاوہ کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرزہ جس پہ علم ریاضی کے چند نشان نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ چیک پر آج ہی کی تاریخ تھی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ مرنے سے قبل فرینک کو جمی سے ملاقات کی پوری امید تھی۔

"شاید انکل فرینک جمی وہ چیک دے کر حیران کرنا چاہتے تھے۔" وہ جیسے میرے خیالات کو پڑھتے ہوئے بولی۔ "پولیس کے پہنچنے سے قبل ہی میں چیک اٹھا چکی تھی۔ اس کے علاوہ یہ کاغذ کا چھوٹا سا پرزہ بھی میز پر تھا۔ مرنے سے قبل وہ شاید اس پر کچھ لکھتے رہے تھے۔ میں اسے بھی ساتھ لے آئی کہ شاید اس پر بنے ہوئے یہ چند نشانات آپ کو قاتل کا کوئی سراغ فراہم کر سکیں۔"

میں نے ریاضی صرف کالج میں پڑھی تھی اور کاغذ کے اس پرزے پر بنے ہوئے ان نشانات کو اچھی طرح سمجھ سکتا تھا مگر ان نشانات کا قتل سے کوئی تعلق تھا یا نہیں۔ یہ بڑا مشکل سوال تھا جس کا جواب قبل از وقت نہیں دیا جا سکتا تھا۔

میں جب ٹیکسی میں سے اس حجلۂ عروسی کے سامنے اترا جہاں خم و ساغر اداس تھے اور شمعیں گل تھیں تو ایک کانسٹیبل نے قریب سے گزرتے ہوئے حیرانی سے پہلے عروسی جوڑے میں ملبوس کیتھرین کو دیکھا اور پھر ایک نظر مجھ پر ڈالی۔ وہ مجھے پہچانتا تھا۔

"مبارک ہو۔ مسٹر البرٹ۔" اس نے غلط فہمی میں پرجوش مصافحہ کیا پھر کیتھرین کو دیکھا اور چل پڑا۔

نویں منزل پر اس بے خواب کواڑوں والے مقفل حجلۂ عروسی میں داخل ہوتے ہی مجھے بھی حراست میں لے لیا گیا یوں جیسے یہ سب کچھ میں نے ایک دلہن پر قبضہ کرنے کے لئے کیا تھا۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ اسی حجلۂ عروسی میں چلا آرہا ہے خبیث۔!

اسی اپارٹمنٹ سے میں نے اپنے ایک پرانے دوست کو ٹیلیفون کیا جسے تقدیر کی ستم ظریفی نے پولیس چیف بنا دیا تھا، میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ ذہانت اور بہادری جو میری گھٹی میں پڑی تھی اسے چھو کر بھی نہیں گئی تھی۔ یہی بات وہ میرے بارے میں کہتا پھرتا تھا۔

"رابرٹ۔" اس نے میری آواز پہچان کر کہا۔ "تم یقیناً جمی ینگ کے گھر سے بول رہے ہوگے۔"

میں اس کے درست اندازے پر حیران رہ گیا۔ "تمہیں کیسے پتہ چلا؟" میں نے پوچھا۔

"تم پولیس کو کیا سمجھتے ہو رابرٹ۔" وہ ہنس کر بولا۔ "جمی ینگ کی نئی نویلی بیوی تمہارے پاس آئی تھی تو تمام راستے ہماری تین کاریں اس کی ٹیکسی کے آگے پیچھے چلتی رہی تھیں۔" وہ پھر ہنسا۔ "وہ ٹیکسی جس میں تم دونوں واپس آئے ہو اس کو بھی ایک پولیس آفیسر چلا رہا تھا۔ سمجھے۔" اس نے ایک خوفناک قہقہہ مارا۔

"میں پولیس کو بے وقوفوں کی ایک ایسوسی ایشن سمجھتا ہوں جس میں سب سے بڑا احمق سب سے بڑی سیٹ پر پولیس چیف بنا بیٹھا ہے۔" میں نے جھنا کر کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو؟" اس نے چیلنج کے انداز میں کہا۔ اس دفعہ اس کے لہجے سے اعتماد غائب ہو چکا تھا جس پر مجھے دلی مسرت ہوئی۔

"ہاں۔ میں ایک گھنٹے میں قاتل کو گرفتار کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔ "شرط یہ ہے کہ تم اس بلڈنگ سے پولیس کو ہٹا دو۔ صرف ایک گھنٹے کے لئے۔"

"ٹھیک ہے۔" وہ کچھ دیر بعد بولا۔ "میں پولیس وہاں سے ہٹا دیتا ہوں۔ مگر یاد رکھنا۔ صرف ایک گھنٹے کے لئے۔ ایک گھنٹے بعد میں قتل کے الزام میں تمہیں پکڑ لوں گا۔" کچھ دیر بعد پولیس کا محاصرہ واقعی ختم ہو گیا۔

لفٹ مین کا عرض طول سے زیادہ تھا اور وہ تقریباً گول تھا۔

"مسٹر رابرٹ۔" اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلا کر کہا۔ "اب مجھے یاد آرہا ہے کہ نویں منزل پر آنے کے لئے ایک اور شخص بھی میری لفٹ میں سوار ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا گلدستہ تھا میرے پیٹ سے بھی بڑا۔" اس نے اپنے پیٹ کو فخر سے دیکھا۔ "چنانچہ اس سے وہ صحیح طور پر سنبھالا بھی نہیں جا رہا تھا۔ میں اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ پھولوں نے اس کے چہرے کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔ اس شخص کے واپس جانے کا مجھے علم نہیں۔ شاید اس نے سیڑھیوں والا راستہ استعمال کیا ہوگا۔"

گلدستے والی بات مجھے کیتھرین بتا چکی تھی اور میں اسے دیکھ بھی چکا تھا۔ عین اسی وقت کچن کی طرف سے برتن گرنے کی آوازیں آئیں۔ ہم دونوں نے بیک وقت چونک کر اندر کی طرف دیکھا۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان شخص کچن کے عقبی دروازے سے اندر داخل ہوا۔ میری آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں۔ وہ جمی ینگ تھا۔!

"جمی" کیتھرین نے ایک ایسی زنانہ چیخ بلند کی جو موقع محل کی مناسبت سے بالکل جائز تھی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ جذباتی سین کو ساٹھ سیکنڈ کے بعد ختم کر دوں گا مگر تیس سیکنڈ ہی گزرے تھے کہ خود ان دونوں کو ہوش آگیا۔

"یہ مسٹر رابرٹ ہیں" کیتھرین نے میرا تعارف کروایا "پرائیویٹ جاسوس ہیں اور اس وقت ہماری مدد کیلئے یہاں موجود ہیں۔ انہوں نے پولیس سے ایک گھنٹے کی مہلت لی ہے جس میں سے دس منٹ گزر چکے ہیں۔ اس کے بعد پولیس تمہیں یا انہیں گرفتار کرلے گی۔" اس نے پھر اپنے چہرے پر رقت کے آثار پیدا کئے۔

"جمی" میں نے کہا "تمہارے چچا نے تمہیں بیس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیوں کیا تھا۔؟ اور وہ بھی آخری وقت میں۔؟"

"مجھے وہ چیک لیکر اسی وقت فرانس جانا تھا جہاں انکل فرینک کے ایک کاروباری پارٹنر کو یہ رقم دے کر اس سے ہمیشہ کیلئے کاروباری مراسم ختم کرنے تھے۔ انکل نے میرے لئے کرائے پر ایک کار کا انتظام کیا تھا جو مجھے اسی وقت ایئرپورٹ لے جاتی جہاں رات دس بجے کی ایک فلائٹ سے فرانس جانے کے لئے میری سیٹ ریزرو تھی۔ کل دوپہر تک میں واپس پہنچ جاتا۔ انکل فرینک نے کہا تھا کہ وہ ساری صورتِ حال کیتھرین کو سمجھا دیں گے اور انہیں پوری امید تھی کہ کیتھرین مان جائے گی۔" وہ بولا۔ "شادی کے وقت بھی میں اس مسئلے پر غور کرتا رہا تھا اس کام کے عوض انکل نے مجھے بیس ہزار ڈالر شادی کے تحفے کے طور پر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ایک طرف بیس ہزار ڈالر تھے جن سے میرا مستقبل سنور سکتا تھا۔ تو دوسری طرف میرا یوں اچانک غائب ہو جانا میری ازدواجی زندگی میں گڑبڑ پھیلا سکتا تھا۔ بالآخر میں نے انکل سے کہا کہ وہ یہ کام کسی اور وقت کیلئے اٹھا رکھیں۔ کاروباری مراسم کسی وقت بھی توڑے جا سکتے ہیں مگر تین سال عشق کرنے کے بعد شادی ہو تو دلہن کا دل نہیں توڑا جا سکتا۔" اس نے ایک ہاتھ سے کیتھرین کو قریب کرلیا۔ کیتھرین نے غرور سے مجھے دیکھا۔

"اور تمہارے انکل مان گئے۔" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔" وہ بولا۔ "وہ مان گئے اور انہوں نے کہا کہ یہ کام کرنے یا نہ کرنے سے شادی کے تحفے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بیس ہزار ڈالر ہر صورت میں مجھے ملیں گے مگر انہوں نے مجھے ایئرپورٹ تک لے جانے کیلئے رات ساڑھے نو بجے جس کرایہ کی کار کا انتظام کیا تھا اس کار کو واپس بھیجنا اب میرا کام تھا۔"

"کیتھرین کو لفٹ میں چھوڑ کر تم کار واپس بھیجنے گئے تھے۔" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔ کار کو ساڑھے نو بجے یہاں پہنچ جانا تھا۔ میں سڑک کے اس پار کھڑا دیر تک اس کا انتظار کرتا رہا مگر وہ کار نہیں آئی۔ آدھے گھنٹے بعد میں واپس سڑک پار کرکے بلڈنگ میں داخل ہوا تو ہر منزل پر پولیس تھی اور میرا اپارٹمنٹ محاصرے میں تھا اور گراؤنڈ فلور پر میں نے ایک شخص سے پوچھا تو اس نے مجھے بتایا کہ مسٹر فرینک کو قتل کر دیا گیا ہے اور پولیس ان کے بھتیجے کی تلاش میں ہے۔ پھر اس شخص نے مجھے اوپر سے نیچے تک دیکھا اور چیخ ماری۔ وہ مجھے پہچان گیا تھا۔ اب میں فرار نہ ہوتا تو کیا کرتا۔ خوامخواہ پکڑا جاتا۔ رات حجلۂ عروسی کی بجائے حوالات میں بسر کرتا؟ میں بے تحاشہ بھاگا۔ کچھ لوگ میرے پیچھے دوڑے مگر وہ سب مجھے کیسے پکڑ سکتے تھے۔"

"جمی یونیورسٹی کی ریس میں کئی دفعہ انعام حاصل کرچکا ہے۔" کیتھرین نے فخر سے کہا۔

"میں سامنے والی عمارت میں اس وقت سے چھپا بیٹھا تھا مگر مجھے واپس آنا تھا۔ اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے اور کیتھرین کیلئے۔ پولیس کا محاصرہ ختم ہوتے ہی میں کاروں کی آڑ میں چھپتا ہوا بلڈنگ کے عقبی دروازے سے اندر داخل ہوا اور یہاں تک آگیا۔" جمی نے کہا۔

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا پندرہ منٹ اب تک ضائع ہو چکے تھے۔

"تمہارے انکل فرینک جس شخص سے کاروباری مراسم ختم کرنے کیلئے تمہیں فرانس بھیج رہے تھے وہ کون ہے۔؟"

"وہ فرانس کا ایک اسمگلر اور صنعت کار ہے۔ چارلی وائٹ۔" جمی ینگ نے مجھے مطلع کیا۔

چارلی وائٹ واقعی فرانس کا بہت بڑا اسمگلر تھا اور صنعت کار تھا مگر اس کے علاوہ بھی وہ بہت کچھ تھا۔ وہ بے حساب دولت کا لیتا تھا اور دنیا کے کئی ملکوں میں اس کے کارخانے قائم تھے جو ہر سال اس کے بینک کے اکاؤنٹوں میں کروڑوں ڈالر کا اضافہ کرتے تھے۔ فرانس میں اس کا نام کسی ضرب المثل کی طرح مشہور تھا۔ اس نے فرینک ینگ کو اپنا پارٹنر بنا کر یقیناً اس کے تیز ذہن سے اور دور اندیشی سے فائدہ اٹھانا چاہا ہوگا فرینک ینگ نے اس کے بارے میں کچھ معلوم ہوتے ہی اس پارٹنر شپ کو ختم کرنا چاہا ہوگا۔ ادھر چارلی وائٹ یہ پارٹنر شپ ختم نہیں کرنا چاہتا ہوگا اور اس سے قبل کہ فرینک یہ پارٹنر شپ ختم کرپاتا چارلی وائٹ نے کسی کے ذریعے اس کو ختم کروا دیا۔

ایک گھنٹہ پورا ہونے میں صرف تین منٹ رہ گئے تھے جب دروازہ کھلا اور وہ سکریٹری اندر داخل ہو جس کا اب کوئی باس نہ رہا تھا۔

"تم؟" اس نے جمی کو دیکھ کر حیرت سے کہا "تم یہاں بیٹھے ہو اور پولیس تمہیں ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔ کیا واقعی فرینک ینگ کو تم نے قتل کیا تھا۔؟"

"قتل اس نے نہیں تم نے کیا تھا۔" میں نے کہا۔ "مگر مشکل یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا گواہ نہیں جو اس کے حق میں شہادت دے سکے اور اسی لئے تم فرینک ینگ کو قتل کرکے فرار ہوگئے اور تمام تر الزام تمہاری توقعات کے عین مطابق جمی پر آگیا۔"

معیاری اور سستی کتابیں

کتاب	مصنف	قیمت
پیاس کا صحرا	پروین شریف	15/-
دلربا	قرۃ العین حیدر	6/-
ستمبر کا چاند	قرۃ العین حیدر	9/-
سرکش روحیں	خلیل جبران	9/-
ٹوٹے ہوئے پر	خلیل جبران	6/-
سحر ہونے سے پہلے	خلیل جبران	6/-
روح کے آئینے	خلیل جبران	7/-
ترقی کی راہ پر	ڈیل کارنیگی	10/-
کامیابی کے راز	ڈیل کارنیگی	6/-
پانی سے علاج	سعید اے شیخ	6/-
گنجینۂ اقوال	سعید اے شیخ	6/-
تمباکو نوشی یا جاں نوشی	سعید اے شیخ	6/-
حسن و صحت	رابعہ سعید	6/-
گھریلو چٹکلے	رابعہ سعید	6/-
لذیذ کھانے	رابعہ سعید	18/-
رنگ محل	وحیدہ نسیم	13/50
گگن محل	وحیدہ نسیم	10/50
اور بھی دکھ ہیں	زرینہ ضمیر	14/-
میرے اپنے	زرینہ ضمیر	12/-
کنول رانی	زرینہ ضمیر	14/-
نویرا	عذرا بیگ	15/-
پارہ	شہناز بٹ	18/-
پچھلے پہر	جاں نثار اختر	10/-
تلخیاں	ساحر لدھیانوی	9/-
اپنی صورت آپ	مشکور حسین یاد	18/-
دشنام کے آئینے	مشکور حسین یاد	14/-

نسیم بکڈپو کچہری روڈ لاہور

"یہ کیا بکواس ہے" اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔" مجھے کیا ضرورت پڑی تھی اس کو قتل کرنے کی۔۔ میرا باس تھا!"

"تم نے چارلی وارڈ کے کہنے پر اسے قتل کیا تھا۔ چارلی وارڈ نے تمہیں یقیناً خاصی رقم دی ہو گی جسکے عوض تم نے یہاں اس اپارٹمنٹ میں آکر فرینک ینگ کو قتل کر دیا۔ مگر بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ابھی تمہیں شناخت کر سکتے ہیں۔ مثلاً وہ پھول بیچنے والا جس سے تم نے ایک بہت بڑا گلدستہ بندھوایا تھا تاکہ تم اس کی آڑ میں اپنا چہرہ چھپا سکو۔ تمہارے خلاف ایک اور گواہ خود چارلی وارڈ ہو گا جو پولیس کی سخت تفتیش کے سامنے سارا الزام تم پر ڈال دے گا لیکن تمہارے خلاف سب سے بڑا گواہ کاغذ کا یہ چھوٹا سا پرزہ ہے جس پر فرینک ینگ نے اپنی موت سے قبل چند نشان بنائے تھے۔"

عین اسی وقت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک ایک کر کے پولیس والے اندر داخل ہونے لگے۔ ایک گھنٹہ پورا ہو چکا تھا۔

"یہ سراسر زیادتی ہے!" سیکریٹری نے چلا کر کہا۔" تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے!"

پھر دروازہ کھلا اور اس مرتبہ میرا دوست، پولیس چیف اندر داخل ہوا۔

"اس کاغذ کے پرزے پر فرینک ینگ نے ایک چھوٹی سی بات لکھی تھی" میں نے وہ کاغذ پولیس چیف کو دیتے ہوئے کہا۔" اس پر ریاضی کے تین نشان بنے ہوئے ہیں پہلا نشان ایک چھوٹا سا ایکس ہے" x " ریاضی میں اس کا مطلب ہوتا ہے غیر محدود۔ لاانتہا۔ ازلی و ابدی۔ ہم اسے موت بھی کہہ سکتے ہیں دوسرا نشان ہے" = " اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اس سے قبل بیان کی گئی چیز اس کے بعد لکھی جانے والی چیز کے برابر ہے اور آخری نشان" ( ) "کو ہم بریکٹ کہتے ہیں اور اس عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ موت کا سبب مسٹر ینگ کے پرائیوٹ سیکریٹری مسٹر بریکٹ ہیں!"

میرا جملہ پورا ہوتے ہی بریکٹ نے فرار ہونے کی کوشش کی مگر دروازے تک پہنچنے سے قبل ایک درجن پولیس والوں نے اسے گرفت میں لے لیا۔

بلڈنگ سے باہر نکلتے ہی جمی نے میرا ہاتھ دبا کر کہا۔" تھینک یو مسٹر رابرٹ۔ میں آپ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ آپ کی مقررہ فیس کل آپ کو مل جائے گی۔" اسکے بعد وہ واپس اپنی دلہن کے پاس چل دیا۔

اپنی بلڈنگ کی طرف جاتے ہوئے مجھے وہی پولیس کانسٹیبل ملا جس نے چند گھنٹے قبل مجھے کیتھرین کے ساتھ جاتا دیکھا تھا۔" مسٹر رابرٹ!" اس نے میرے قریب آ کر حیرانی سے کہا۔" آپ کی مسز کہاں ہیں۔؟"

"میں نے اسے طلاق دے دی ہے" میں نے کہا اور کانسٹیبل کو ہکا بکا چھوڑ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ جیسے میں نے کسی نئی نویلی دلہن پر اتنی جلدی عیبت نازل ہوتے نہ دیکھی تھی شاید اس نے بھی کسی ازدواجی زندگی کو اتنی جلدی ختم ہوتے نہ دیکھا تھا۔